# کیا حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نفع پہنچا سکتے ہیں؟

**مجیب:** ابواحمد محمدانس رضا عطاری مدنی

**فتوی نمبر:** WAT-1316

**تاریخ اجراء:** 11 جمادی الاولی 1444ھ/07 دسمبر 2022ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

میری نظر سے یہ حدیث پاک گزری ہے اسکی تشریح فرمادیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبد مناف کے بیٹو اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو اے عبد المطلب کے بیٹو اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو اے زبیر بن العوام کی والدہ رسول اللہ کی پھوپھی اے فاطمہ بنت محمد تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے بچالو میں تمہارے لیے اللہ کی بارگاہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں تم دونوں میرے مال سے جتنا چاہو مانگ سکتی ہو؟؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مذکورہ حدیث مبارکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قبیلے اور خاندان کو دینِ اسلام قبول کرنے کی خصوصی تبلیغ فرمائی ہے کہ تم لوگ ایمان قبول کرلو تاکہ تم جہنم کی آگ سے محفوظ رہ سکو اور اپنی بیٹی اور پھوپھی سے جو فرمایا کہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مالک نہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا اور آخرت میں سزا کی مستحق ہو گئیں تو وہ سزا میں تم سے دور نہیں کر سکتا اور تم عذاب الہی سے نہیں بچ سکتیں۔ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ اس طرح کی حدیث مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اے فاطمہ اگر تم نے ایمان قبول نہ کیا اور تم آخرت میں سزا کی مستحق ہو گئیں تو وہ سزا میں تم سے دفع نہیں کر سکتا اور تم عذاب الٰہی سے نہیں بچ سکتیں۔ (مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 220، نعیمی کتب خانہ)

تفسیر صراط الجنان میں ہے "بکثرت آیات اور اَحادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفع ونقصان آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قدرت اور اختیار میں دیا ہے جیسے ایک مقام پر اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے " اَغۡنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗ مِنۡ فَضۡلِهٖ" ترجمۂ کنزُالعِرفان: اللہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کردیا۔ (التوبہ:۷۴)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی لوگوں کو غنی اور مالدار بناتے ہیں اور دوسروں کو

غنی وہی کر سکتا ہے جسے غنی کرنے کی قدرت اور اختیار حاصل ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ“ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔(توبہ:۵۹)

اس سے معلوم ہوا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دیا بھی ہے اور دیں گے بھی اور دیتا وہی ہے جس کے پاس خود ہو۔

صحیح بخاری میں ہے، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ”وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ“ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے۔(بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین، ۱/۴۲، الحدیث: ۷۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز جب بھی جس کو اللہ تعالٰی دیتا ہے وہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تقسیم سے ہی ملتی ہے اور اس حدیث پاک میں اللہ تعالٰی کے دینے اور سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تقسیم فرمانے کو کسی قید کے بغیر بیان فرمایا گیا ہے کہ نہ زمانے کی قید ہے، نہ چیز اور نہ لینے والے کی قید ہے، اس سے معلوم ہوا کہ حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا دینا کسی زمانے، چیز اور لینے والے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وہ اللہ تعالٰی کے دیئے ہوئے میں سے ہر زمانے میں، جو چیز، جسے جو چاہیں عطا فرماتے ہیں۔

نیز بکثرت اَحادیث سے ثابت ہے کہ آپ نے دینِ اسلام کو دل سے ماننے والوں اور اس کی حمایت کرنے والوں کو نفع پہنچایا ہے اور آئندہ بھی پہنچائیں گے، جیسے حضرت ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جنت عطا فرمانا، حضرت جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر تھوڑے سے آٹے اور گوشت میں لعابِ دہن ڈال کر سینکڑوں لوگوں کو کھلا دینا، غزوۂ بدر میں حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھ زخمی ہونے پر اسے صحیح کر دینا، غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تیر لگنے سے آنکھ نکل جانے پر ان کی آنکھ درست کر دینا، حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے لئے سورج کو واپس لوٹا کر گئے ہوئے دن کو عصر کر دینا، غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ہونے والی آشوبِ چشم کی بیماری دور کر دینا، ایک غزوے کے موقع پر 1500 صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے سیراب کر دینا، اسی طرح وصالِ ظاہری کے بعد حضرتِ بلال بن حارث مزنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرکارِ دوعالم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر بارش کی دعا کرنے کی عرض پر بارش ہونے کی خوشخبری دینا، مزارِ اقدس پر حاضر ہو کر مغفرت طلب کرنے والے اَعرابی کو مغفرت ہو جانے کی بشارت دینا، قیامت کے انتہائی سخت لمحات میں اُمتوں کا حساب شروع کروا کر اَوّلین وآخرین تمام انسانوں، جنوں اور حیوانوں کی مدد کرنا، گنہگار امتیوں کی شفاعت کرنا، حوضِ کوثر پر پیاسے اُمتیوں کو سیراب کرنا، میزانِ عمل پر گنہگار اُمتیوں کے اَعمال کے وزن کو بڑھانا اور پل صراط پر کھڑے ہو کر اپنے امتیوں کی سلامتی کی دعائیں مانگنا، یہ سب تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نفع پہنچانے کی واضح مثالیں ہیں۔ (صراط الجنان، جلد4، صفحہ331تا333، مکتبہ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم